تبصرہ کتب

ناموسِ رسول ﷺ اور قانونِ توہین رسالت

مؤلف : محمد اسمٰعیل قریشی
ناشر : محمد فیصل - الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب، غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور۔
سالِ اشاعت : ۱۹۹۴ء
صفحات : ۴۷۲
قیمت : ۱۳۰ روپے

علمائے اسلام اور عامتہ المسلمین ہر دور میں اس بات پر متفق الرّائے رہے ہیں کہ ناموسِ رسالت ﷺ پر حملہ آور ہونے والا سزائے موت کا مستحق ہے اور یہ سزا اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے۔ اس مسئلہ پر امّتِ مسلمہ میں پہلے کبھی اختلاف رہا ہے نہ آج ہے۔ توہینِ رسالت کی یہ سزا غیر مسلموں سے مخصوص نہیں، اس کا اطلاق ہر گستاخِ رسول ﷺ پر ہو سکتا ہے، مگر بد قسمتی سے وطنِ عزیز کی سیکولر لابی سے تعلق رکھنے والی چند خواتین اور چند حضرات نے قانونِ توہینِ رسالت (دفعہ ۲۹۵-ب اور ۲۹۵-ج) کے خلاف محض اس قانون کے مضرات سے لاعلمی کے باعث ایک مہم چلا رکھی ہے۔ ان میں سے بعض اسے "مذہبی امتیاز" پر مبنی قانون قرار دیتے ہیں، جبکہ بعض اسے محض مسیحیوں کے خلاف بنایا جانے والا قانون گردانتے ہیں۔ حالانکہ وطنِ عزیز کے کچھ مسیحی رہنماؤں نے بھی اس قانون کی تائید کرتے ہوئے تسلیم کیا ہے کہ یہ قانون غیر مسلموں کو عدالتی تحفظ فراہم کرتا ہے اور اس کی منظوری کے بعد اب سزا صرف "مجرم" کو ملے گی، ہر "ملزم" کی جان کو خطرہ نہیں لاحق ہوگا۔ [حوالے کے لیے ملاحظہ فرمائیے اداریہ عالمِ اسلام اور عیسائیت - ص ۳ ج: ۴ شمارہ: ۶، جون ۱۹۹۴ء]

"ناموسِ رسول ﷺ اور توہینِ رسالت" کے عنوان سے محمد اسمٰعیل قریشی (سینئر ایڈوکیٹ سپریم کورٹ) نے ایک پہلودار کتاب "قرآن و سنت، تاریخ اور عدالتی فیصلوں کے آئینہ میں" مرتّب کی ہے۔ یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اوّل میں ذات رسالت مآب کی بابت قرآن اور صحف سماوی میں، غیر الہامی کتب و مذاہب میں اور انبیائے کرام علیہم السلام کے اقوال میں موجود تعریف و

توصیفِ نبوی ﷺ کے علاوہ دشمنوں کی شہادت، اغیار کی حمد و ستائش اور ابوجہل کا ہدیۂ نعت کے عنوان سے غیر مسلموں کے اعترافات بھی جمع کر دیئے گئے ہیں، علاوہ ازیں عظمت و شانِ رسالت، ارتفاعِ ذکر، معراج نبوّت اور آدابِ رسالت کے عنوانات کے تحت شان و مقامِ رسالت کا بیان ہے۔
باب دوم میں قانون توہینِ رسالت کے قرآنی ماخذ اور احادیث کی روشنی میں اس قانون کی تشریح کی گئی ہے، دربار نبوّت کے فیصلے بیان کیے گئے ہیں اور ادوار خلافت راشدہ اور ادوار بنوامیّہ و بنوعباّس سے اس قانون کی تعمیل کی نظیریں پیش کی گئی ہیں، نیز ائمۂ فقہ کے مسالک بیان کر دیئے گئے ہیں۔ باب سوم میں توہین رسالت کے مجرم کی سزاؤں پر بحث کی گئی ہے۔ اور تاریخِ اسلام کے قضاۃ اور فقہاء و علماء کے فیصلے جمع کیے گئے ہیں۔ باب چہارم میں اہانتِ رسول اور ارتداد سے بحث کی گئی ہے۔ باب پنجم میں قانونِ توہینِ رسالت عالمی اور ملکی تناظر میں بیان کیا گیا ہے۔ یورپی، امریکی اور مسلم ممالک میں Blasphamy سے متعلق قوانین کا تذکرہ ہے اور بلاد مشرق میں اس قانون پر عمل درآمد کے واقعات پیش کیے گئے ہیں۔ باب ششم پاکستان میں قانونِ توہینِ رسالت کی تدوین اور وفاقی شرعی عدالت میں پیش کیے جانے والے مقدمات کی تاریخ پر مشتمل ہے، اسی باب میں وفاقی شرعی عدالت کے اس فیصلہ کا متن بھی شامل ہے جو مؤلف کی طرف سے دائر کردہ مقدّمہ پر عدالت نے سنایا اور قانونِ توہینِ رسالت (۲۹۵ج) سے سزائے موت کی متبادل دیگر سزائیں ختم کر دیں۔

باب ہفتم میں عاشقان و جاںنثاران رسالت ﷺ کا تاریخ وار ذکر ہے، دور رسالت مآب ﷺ سے لے کر ہمارے عہد تک شمع رسالت ﷺ کے جن پروانوں نے ناموسِ رسالت ﷺ پر اپنی جانیں قربان کیں ان کے واقعات درج کیے گئے ہیں۔ آخر میں سلمان رشدی اور اس کے خلاف پاکستان میں چلنے والی تحریک کا ذکر اور عالمِ اسلام کے مقتدر دینی رہنماؤں کے اعلانات ہیں اور گستاخِ رسول کی سزا پر اعتراض کا جواب دیا گیا ہے۔

اس کتاب کے اکثر اجزاء محققانہ اور بیشتر عقیدت مندانہ ہیں کہ ایک مسلمان کے لیے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ ذکر نبی ﷺ اور خاص کر ذکر ناموسِ نبی ﷺ پر مبنی کتاب، اظہار عقیدت و جاںنثاری سے عاری ہو کر لکھ سکے۔ کتاب کی ابتداء میں تین ججوں، ایک محقق اور ایک عالمِ دین کی لکھی ہوئی تقریظات بھی شامل ہیں۔

زیرِ نظر کتاب اپنے موضوع پر ایک عمدہ، مفید اور مستند مجموعہ ہے۔

(احمد حاطب صدیقی)

******